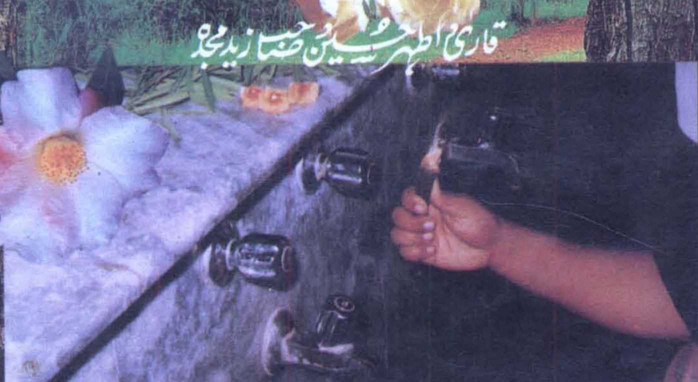
پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت مسواک

فضائلِ مسواک

قاری اطہر حسین صاحب زید مجدہ



تحسین پبلشرز محبوب پلازہ اقبال روڈ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی
احاطہ شاہ دریاں - اردو بازار - لاہور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

کی پیاری سنتِ مسواک

فضائلِ مسواک

قاری اطہر حسین زید مجدہٗ

تحسین پبلشرز کمیٹی چوک راولپنڈی
احاطہ شاہ دریاں اردو بازار لاہور

ضابطہ

قیمت 15 روپے

تحسین پبلشرز
محبوب پلازہ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
احاطہ شاہدریاں۔ اردو بازار۔ لاہور

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰے عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰے امّا بعد۔ حضرت مولانا الحاج قاری مفتی سعید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سابق مفتی اعظم جامعہ مظاہرہ علوم سہارنپور کا فضائل مسواک پر ایک مختصر رسالہ تصنیف فرمانا کا قصد تھا۔ جس میں مسواک کے فضائل واحکام' آداب و فوائد وغیرہ کا ذکر ہو لیکن حضرت علیہ الرحمتہ کے کثیر مشاغل نے مہلت نہ دی' بارہا اس کی ضرورت کا اظہار فرماتے رہنے کی وجہ سے حضرت علیہ الرحمتہ کے بڑے صاحبزادے جناب مولانا مفتی مظفر حسین زاوت' معالیہ نائب ناظم مظاہر علوم سہارنپور "مجاز بیعت حضرت اقدس مولانا الشاہ محمد اسعد اللہ صاحب مدظلہ العالی خلیفہ اجل حضرت اقدس تھانوی قدس سرہٗ" نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں اس موضوع پر بہت سا عربی مواد نہایت تحقیق و تفتیش کے ساتھ جمع فرما کر حضرت علیہ الرحمتہ کی خدمت میں پیش فرمایا۔

ہونہار صاحبزادہ کی اس جلیل علمی کوشش پر حضرت موصوف نے داد و تحسین سے ہمت افزائی فرمائی۔ اور اس کی ترتیب و تبویب کا حکم فرمایا لیکن صاحبزادہ موصوف اپنے دیگر

علمی مشاغل کی وجہ سے تعمیل حکم میں تعجیل نہ فرما سکے۔ اور حضرت موصوف علیہ الرحمتہ کا پیمانہ حیات لبریز ہو گیا۔ اور ۱۳۷۷ھ میں آپ کی روح رفیق اعلیٰ سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ایک عرصہ کے بعد صاحبزادہ موصوف نے مولانا اطہر حسین صاحب استاد مظاہر علوم سہارنپور کو اس عربی مواد کی ترتیب و تبویب اور اردو ترجمہ کرنے کا حکم فرمایا۔ تاکہ عوام و خواص یکساں طور پر اس سے مستفید و متمتع ہو سکیں۔ چنانچہ ترتیب و تبویب اور ترجمہ نیز بعض اضافات کے بعد کتب خانہ سعیدیہ سے یہ رسالہ متعدد بار شائع ہوا گجراتی تلگو وغیرہ زبان میں بھی اس کی مختلف اشاعتیں ہوئیں اور بحمد اللہ رسالہ مقبول ثابت ہوا اب چھٹی بار جدید و قدیم اور اہم اضافات کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ مختلف مضامین و عنوانات اور غیر معمولی اضافات کی بنا پر رسالہ کی حیثیت بڑھ گئی ہے۔ اور ضخامت میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت اقدس مفتی صاحب علیہ الرحمتہ کی ترقی درجات کے لئے دعا فرمائی جائے۔ اور حضرت مولف و مصنف کو دعواتِ صالحہ میں فراموش نہ فرمایا جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسواک کی فضیلت قرآن سے

اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو اس کے رب نے کئی "کلمات" میں پھر اس نے وہ پورے کئے تب فرمایا میں تجھ کو سب لوگوں کا پیشوا کروں گا۔

(پارہ الم)

(ف) "کلمات" کی تفسیر میں عُلما کا اختلاف ہے۔ حضرت قتادہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس سے احکامِ حج یعنی رمی، طواف، سعی، احرام، وغیرہ مراد ہیں۔

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ دس چیزیں مراد ہیں۔ (۱) مونچھیں کاٹنا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں پانی ڈالنا (۴) مسواک کرنا (۵) مانگ نکالنا (۶) ناخن کاٹنا (۷) ختنہ کرنا (۸) بغل کے بال اکھاڑنا (۹) موئے زیرِ ناف مونڈنا (۱۰) پانی سے استنجا کرنا۔ بعض لوگوں نے پندرہ چیزیں ذکر کی ہیں اور ان میں مسواک کو بھی ذکر کیا ہے۔ اور یہی اکثر مفسرین کا قول ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جن چیزیں میں آزمائش اور امتحان کیا گیا ہے ان میں مسواک بھی ہے

اس سے مسواک کی اہمیت و فضیلت اور اس کا سنتِ ابراہیمی ہونا صاف طور پر ظاہر ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان تمام امور کی تکمیل کر کے اپنی اس آزمائش اور امتحان میں کامیاب ہو جانا مسواک یا دیگر امور کو ترک نہ کرنا اس کی اہمیت اور فضیلت کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔

"مسواک کی اہمیت احادیث کی روشنی میں"

مسواک اور فطرت

(۱) حضرت عبد اللہ بن حداد سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کرنا فطرت ہے (اخرجہ نعیم)

(ف) :- فطرت کے معنی میں اختلاف ہے ابو اسحٰق شیرازی اور ماوردی وغیرہ کہتے ہیں کہ اس کے معنی دین کے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ دس چیزیں امور دینیہ میں سے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے سنت ابراہیمی مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس سے وہ اخلاق اور خصائل حمیدہ مراد ہیں جن پر طبائع سلیمہ کو پیدا کیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ دس چیزیں بہترین خصائل اور عادات سے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ فطرت کے معنی سنت کے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں مسنون ہیں۔ ان کا کرنا

سنت اور باعثِ ثواب ہے۔ خطابی اور اکثر لوگوں کا یہی قول ہے۔ حجتہ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ ہر ملت اور ہر جماعت کے مخصوص شعائر اور ممتاز نشانات ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حال محسوس و مشاہد ہوتا ہے یہ دس چیزیں بھی مسلمانوں کی خاص علامات ہیں جو ملت حنفیہ کے تمام طائفوں اور جماعتوں میں عصر ابعد عصر نقل ہوتی چلی آرہی ہیں اسی وجہ سے ان کو فطرت کہا گیا ہے۔

(۲) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا' ناخن تراشنا' انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ حانتہ کے بال مونڈنا' انتقاص مار یعنی استنجا کرنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں دسویں چیز بھول گیا ہوں مگر یاد پڑتا ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(ف) :- اس روایت میں اگرچہ ختنہ کا ذکر نہیں لیکن بعض روایات میں "ڈاڑھی بڑھانے" کی بجائے ختنہ کا ذکر بھی ملتا ہے

اس سے ختنہ کی اہمیت و فضیلت اور اس کے امور فطرت سے ہونے پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

یہاں جن دس امور کو فطرت سے شمار کیا گیا ہے وہ اپنی مختصر تشریح کے ساتھ حسبِ ذیل ہیں :-

(ا) مونچھیں کترنا :- مختلف حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا ہے اور اس سے غیر مسلموں کی مخالفت مقصود ہے کیونکہ اس زمانہ میں مجوسی وغیرہ مونچھیں بڑھاتے اور ڈاڑھیاں کٹاتے تھے اسی لئے ارشاد نبویؐ ہے :-

"مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مجوسیوں کے طریقہ کے خلاف کرو۔ (مسلم)

چونکہ عام طور پر حدیثوں میں "قَصٌّ"۔ "جَزْ"۔ اور "احفاء" وغیرہ کے الفاظ وارد ہیں جن کے معنی کترنے کے آتے ہیں اسی لئے بہت سے علماء نے مونچھیں مونڈنے سے منع کیا ہے حنفیہ کے دو قول ہیں ایک یہ کہ مونڈنا بدعت ہے دوم یہ کہ سنت ہے تحقیق یہ ہے کہ مونڈنا بدعت نہیں البتہ مونچھیں کترنا بہتر اور افضل ہے اور اس کی دو صورتیں پسند کی گئی ہیں۔

(الف) :- مونچھیں اتنی کاٹی جائیں کہ اوپر کے ہونٹ کے کنارہ کے برابر ہو جائیں اور دیکھنے میں بھوں کی طرح معلوم

ہونے لگیں۔

خانیہ میں ہے "مناسب یہ ہے کہ مونچھیں اتنی
کاٹی جائیں کہ اوپر کے ہونٹ کے کنارہ کے برابر
اور بھوں کی مانند ہو جائیں۔" (طحاوی ص ۲۳)

امام ابو حنفیہ سے روایت وروایت ہے کہ مونچھیں ابرو
کے بقدر رہونا چاہئیں۔

وروایت شدہ است زامام ابو حنفیہ
کہ شارب بمقدار ابرو باید

(ب) :۔ مونچھیں تراش کر اتنی پست کردی جائیں کہ مونڈی
ہوئی مونچھوں کے مشابہ ہو جائیں اور مزید کاٹنے کی گنجائش نہ
رہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ سبالین یعنی مونچھوں کے دائیں
بائیں دونوں کنارے مونچھوں ہی کے حکم میں ہیں ان کا کترنا
جائز ہے۔ طحاوی میں ہے :۔

مونچھوں کے سبالین (دونوں کنارے) کترنا جائز
ہے کیونکہ یہ مونچھ ہی کے جز ہیں۔

لیکن اگر ان کو نہ کاٹا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے بعض
مشائخ اور صحابہؓ سے ان کا نہ کاٹنا بھی منقول ہے چنانچہ لمعات میں
ہے :۔

مونچھوں کا دنبالہ جس کو عربی میں مبالہ کہتے ہیں چھوڑ دینا (نہ کاٹنا) بھی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہؓ سے منقول ہے۔

(۲) ڈاڑھی بڑھانا :- ڈاڑھی رخسار اور ٹھوڑی پر اُگنے والے بالوں کو کہتے ہیں جن کی ابتدا کنپٹی کے نیچے کی ہڈی سے ہوتی ہے۔

ڈاڑھی یکمشت رکھنا واجب اور ضروری ہے اور اس سے زائد کی بھی گنجائش ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے خارج نہ ہو لیکن یکمشت سے کم کرنا یا پوری ڈاڑھی کترنا جائز نہیں ایسا کرنے والا شخص فاسق اور گنہگار ہے اس کی امامت اذان اور اقامت مکروہ ہے۔

یہی حال ڈاڑھی مونڈنے کا بھی ہے بالاجماع حرام ہے اور یہ فرنگیوں اور ہنود وغیرہ کا طریقہ ہے۔ لمعات میں ہے :-

ڈاڑھی مونڈنا حرام ہے اور یہ فرنگیوں ہنود اور قلندریہ کا طریقہ ہے۔

ڈاڑھی چڑھانا اور اس میں گرہ لگانا یا ریش بچہ کو کترنا اور مونڈنا بھی جائز نہیں یہ بھی ڈاڑھی کے حکم میں ہے۔

(۳) مسواک کرنا:- مسواک ایک اہم چیز ہے اور امورِ فطرت میں داخل ہے اس کے فضائل و محاسن بہت سی احادیث میں مسواک کے فضائل آداب و احکام وغیرہ متعلقات کی مکمل تفصیل موجود ہے۔

(۴) ناک میں پانی دینا:- یہ وضو میں سنت اور غسل جنابت میں فرض ہے لیکن روزہ کی حالت میں مبالغہ ممنوع ہے۔

(۵) ناخن تراشنا:-اس سے بھی دیگر امور کی طرح نظافت اور پاکیزگی حاصل کرنا مقصود ہے۔ چونکہ ناخنوں کے نیچے میل کچیل جمع ہو جاتا ہے اس لئے شریعت نے ان کے تراشنے کا حکم دیا ہے۔ طحطاوی میں ہے:-

> ناخن تراشنے کا مقصد وہ میل ہے جو ناخنوں کے نیچے جمع ہو کر مکروہ معلوم ہوتا ہے۔

ناخن تراشنا اور ان کے تراشنے میں اس حد تک مبالغہ کرنا کہ ضرر و مشقت نہ ہو دونوں باتیں مستحب ہیں۔

چاقو وغیرہ کسی چیز سے بھی ناخن کاٹے جا سکتے ہیں، لیکن دانتوں سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص اور جنون پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض فقہا نے ناخن تراشنے کی خاص کیفیت لکھی ہے کہ

داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ناخن کاٹنا شروع کرے اور بالترتیب تمام انگلیوں کے ناخن کاٹ کر اسی ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر ختم کر دے اس کے بعد بائیں ہاتھ کی کن انگلی کے ناخن کاٹے اور ترتیب وار باقی انگلیوں کے ناخن کاٹ کر اخیر میں انگوٹھے کے ناخن کاٹے اور پیروں میں داہنے پیر کی کن انگلی سے ناخن کاٹنے کی ابتدا کرے اور بائیں پیر کی کن انگلی پر ختم کرے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے اور بعض علماء نے جمعرات کے دن کاٹنا مستحب قرار دیا ہے' نیز تراشیدہ ناخنوں کو دفن کرنا بہتر ہے۔ وضو یا غسل کی جگہ ڈالنا مکروہ ہے اس سے مصیبت اور بلا پیدا ہوتی ہے۔

(۶) اُنگلیوں کے جوڑ کا دھونا :- حدیث میں اگرچہ انگلیوں کے جوڑ کی تخصیص ہے لیکن علماء نے لکھا ہے کہ بدن کے ان تمام حصوں کا یہی حکم ہے جن میں میل اور گرد و غبار مع ہو جاتا ہے جیسے کان کا سوراخ' بغل وغیرہ پس اس طرح کے تمام حصوں کو دھونے کا بھی خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

(۷) بغل کے بال اُکھاڑنا :- اس کا مقصد بھی نظافت حاصل کرنا ہے ان بالوں کا مونڈنا اور اکھاڑنا دونوں جائز ہیں لیکن حدیث میں چونکہ نتف کا لفظ آیا ہے جس کے معنی اکھاڑنے کے

ہیں اس لئے علماء نے اکھاڑنے کو افضل قرار دیا ہے نیز اکھاڑنے کی صورت میں بال دیر سے نکلتے ہیں اور بُو بھی کم پیدا ہوتی ہے اور دوبارہ بال نکلنے پر چُبھتے بھی نہیں لیکن اگر بالوں کے اکھاڑنے میں تکلیف ہو تو پھر جس طرح ممکن ہو بال دور کیے جا سکتے ہیں' بال صفا وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ نیز بغلوں کے بال خود صاف کرے بلا ضرورت حجام وغیرہ سے صاف کرانا بہتر نہیں۔

(۸) عانۃ کے بال مونڈنا :- عانۃ مرد و عورت کی شرمگاہ کے اطراف کے بالوں اور بعض کے نزدیک سُرین کے بالوں کو کہتے ہیں۔ محققین کے نزدیک دونوں جگہ کے بالوں کو دُور کرنا چاہئے اور اس کے لئے کسی بھی مزیل چیز کو استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن مَرد کے لئے اُسترہ کا استعمال مستحب ہے' اور عورت کے لئے اکھاڑنا افضل ہے۔ اور بال صفا وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔

(۹) انتقاصِ ماء یعنی استنجا کرنا :- یہ انتقاص ماء کی ایک تفسیر ہے اور اس سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر نجاست مخرج سے نہ بڑھی ہو تو دھونا سنت ہے اور اگر مخرج سے بڑھ کر ایک درہم سے زائد ہو تو دھونا فرض ہے۔ بعض علماء کے نزدیک انتقاص ماء سے مراد شرمگاہ کو پانی سے دھونا ہے تاکہ پیشاب کی آمد کا سلسلہ بند ہو جائے' بعض نے کہا

کہ اس سے مراد وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے دینا ہے تاکہ شیطانی خیالات وساوس سے حفاظت ہو سکے۔ جمہور کے نزدیک انتقاص ماء کا مطلب یہی ہے کیونکہ ایک روایت میں بجائے انتقاص کے انتضاح کا لفظ بھی آیا ہے جس کے معنی پانی چھڑکنے کے ہیں۔ اس سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

(۱۰) **کلی کرنا**:۔ کلی وضو میں سنت اور غسل جنابت میں فرض ہے بغیر اس کے غسل نہ ہوگا۔ لیکن کلی میں مبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو تو مسنون ہے نیز کلی داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے کہ یہ بھی سنت ہے۔

انبیاء کی سنت

(۱) حضرت ملیح بن عبد اللہ خطمی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں رسولوں کی سنت ہیں حیا' بردباری' پچھنے لگوانا' اور مسواک کرنا' اور عطر لگانا۔

(۲) حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں۔ ختنہ کرنا' عطر لگانا' مسواک کرنا' نکاح کرنا۔ (رواہ احمد والترمذی)

(۳) حضرت ابو الدرداؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں رسولوں کی عادات میں سے ہیں۔ جلدی افطار کرنا، سحری کھانے میں دیر کرنا، اور مسواک کرنا۔

(ف) :۔ معلوم ہوا مسواک میں جہاں اور بہت سی خوبیاں ہیں وہاں ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت اور ان کی عادات میں سے ہے جو لوگ مسواک استعمال کرتے ہیں وہ بڑے خوش قسمت ہیں کہ مسواک کے اور منافع کے ساتھ ساتھ انبیاءؑ کرامؑ کی اس سنت کا ثواب بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے مسواک نہیں کرتے وہ بڑے ہی نقصان اور ٹوٹے میں ہیں کہ اور منافع کے ہمراہ انبیاء کی اس سنت عظمٰی کے ثواب سے بھی محروم ہو جاتے ہیں علامہ ابن اسمٰعیل فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو مسواک جیسی اہم سنت کو ترک کر دیتے ہیں جس کے بارے میں بہت سی احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں جن میں اس کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے۔ یاد رکھو مسواک کا چھوڑنا بڑا خسارہ اور نقصان ہے۔

طہارت کے اقسام

حضرت ابی الدرداء سے روایت ہے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ طہارت (کی) چار (قسمیں) ہیں۔ مونچھیں کاٹنا' موئے زیر ناف مونڈنا' ناخن کاٹنا اور مسواک استعمال کرنا۔

(ف) :- پاکی کی صرف یہی چار قسمیں نہیں بلکہ بہت سی قسمیں ہیں' جو کتب احادیث میں اپنے مقام پر تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں صرف ان مذکورہ بالا چار قسموں کو خصوصیت کے ساتھ ذکر فرما کر ان کی اہمیت اور فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

حق تعالیٰ کی خوشنودی

حضرت ابنِ عمرؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

(ف) :- مطلب یہ ہے کہ مسواک کرنے سے دو اہم فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک دنیوی دوسرے اُخروی' دُنیوی فائدہ تو یہ ہے کہ مسواک کے استعمال سے منہ صاف شفاف ہو جاتا ہے منہ کی گندگی اور پلید ہوائیں دور ہو جاتی ہیں میل کچیل ختم ہو جاتا ہے۔ اور اُخروی فائدہ یہ ہے کہ اس سے

حق تعالیٰ کی خوشنودی جو تمام کائنات کا خلاصہ ہے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ مسواک کو اپنے لئے لازم کرلو اور ہمیشہ کرتے رہو۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اس کی وجہ سے نماز کا ثواب ننانوے گنا یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

احتمالِ فرضیت

حضرت ابو امامۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسواک کیا کرو۔ کیونکہ مسواک میں منہ کی پاکی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری اُمت پر فرض نہ ہو جائے۔ اگر مجھے اپنی اُمت پر دُشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ اور اس قدر کثرت سے مسواک کرتا ہوں کہ مجھے اپنے منہ کے اگلے حصہ کا چھِل جانے کا خوف ہے۔

(۲) حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر مجھے

امت کی مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک استعمال کرنے کا حکم دیتا۔

(۳) حضرت واثلہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے (بار بار) مسواک کا حکم دیا گیا۔ یہاں تک کہ مجھے اس کی فرضیت کا اندیشہ ہو گیا۔

(ف):- چونکہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا مشقت اور دشواری سے خالی نہ تھا اور امت کے لئے اس میں تکلیف وہ امر کا سامنا تھا اس خیال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کو امت پر فرض نہیں کیا۔ اگرچہ آپ کے نزدیک اس کے فضائل اور منافع کا تقاضا یہی تھا کہ اس کو فرض کیا جائے تاکہ امت کا ہر فرد ان فضائل و منافع کو حاصل کر سکے۔

مگر انتہائی درجہ کی شفقت ہے کہ امت کی سہولت اور آسانی کے پیشِ نظر اس کو فرض نہیں کیا۔ تاکہ مسواک نہ کرنے والے گنہگار نہ ہو۔ اور اس کی ترغیب بھی مختلف طریقوں سے دی۔ اور اس کو سنت قرار دیا۔ تاکہ اس کے فضائل اور منافع سے محرومی بھی نہ ہو۔

وصیتِ جبرئیلؑ

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں پر (گر جانے کا) خوف ہو گیا۔

احتمالِ وحی

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (اتنی کثرت سے) مسواک کا حکم کیا گیا کہ مجھے اس کے بارے میں وحی آنے کا خیال ہونے لگا۔ یعنی میں نے سمجھا کہ قرآن میں اس کا کوئی حکم نازل ہو گا۔

(ف) :- جبرئیل علیہ السلام کا بار بار اس کی وصیت و تاکید فرمانا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بارے میں قران یا وحی کا گمان کرنا، مسواک کی کثرت سے اپنی ڈاڑھوں کے گِر جانے کا خوف فرمانا یہ سب امور مسواک کی اہمیت و تاکید کو بخوبی ثابت کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسواک کا استعمال نہایت ضروری ہے اور اس کا ترک نقصان و خسارہ سے

خالی نہیں۔

زنا سے حفاظت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے کپڑوں کو دھوؤ اور اپنے بالوں کی اصلاح کرو۔ اور مسواک کر کے نظافت اور زینت حاصل کرو۔ کیونکہ بنی اسرائیل ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے اسی لئے ان کی عورتوں نے (کثرت سے) زنا کیا۔

(ف) :- مطلب یہ ہے کہ پاک صاف رہو اور جائز زینت اختیار کرو۔ مسواک بھی استعمال کرو تاکہ منہ میں بدبو وغیرہ پیدا نہ ہو اور اپنی شکل کو بدزیب نہ ہونے دو کہ اس کی وجہ سے تمہاری عورتیں تم سے نفرت کرنے لگیں گی اور غیروں کی طرف مائل ہو جائیں اور زنا سے محفوظ نہ رہ سکیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل نے ان چیزوں کا اہتمام نہیں کیا۔ اس لئے ان کی عورتیں کثرت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہوئیں۔

سراج المنیر میں لکھا ہے کہ عورتوں کو بھی ان چیزوں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ تاکہ مرد بھی دوسری عورتوں کی طرف مائل نہ ہوں۔ اور زنا سے بچ جائیں۔ معلوم ہوا کہ مسواک کے ذریعہ

زنا سے بھی حفاظت ہے۔

حضورؐ پر مسواک کی فرضیت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چیزیں یعنی مسواک' وتر' تہجد' تمہارے لئے سنت ہیں اور میرے لئے فرض ہیں۔

(ف) :-اس سے معلوم ہوا کہ مسواک عام امت کے حق میں سنت ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے۔ ابو داؤد شریف کی روایت ہے کہ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم کیا گیا تھا خواہ آپؐ باوضو ہوں یا بے وضو لیکن جب آپ کو اس میں دشواری پیش آئی تو آپ کو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم فرمایا گیا۔ یعنی ہر نماز کے لئے مسواک فرض کر دی گئی۔

سونے سے پہلے مسواک

(۱) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اور بیداری کے بعد مسواک استعمال فرماتے تھے"

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے اور نہ
شب باشی فرماتے تھے جب تک مسواک نہ فرما
لیتے۔

(ف) :۔ان احادیث میں اگرچہ رات کی قید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے لیکن یہ حکم عام ہے رات کے سونے کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ جب بھی کسی مرد یا عورت کو.......... سونے کا ارادہ ہو مسواک کر لینی چاہئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی دوسری روایت سے صاف طور پر اس کی تائید ہوتی ہے فرماتے ہیں کہ "میں سونے سے پہلے' بیدار ہونے کے بعد' کھانے سے پہلے' کھانے کے بعد مسواک کیا کرتا تھا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس کا حکم) فرماتے ہوئے سُنا۔

احیاء العلوم میں سونے کے دس آداب ذکر کئے ہیں جن میں سب سے پہلے طہارت اور مسواک کو شمار کیا ہے۔ کشف الغمۃ میں علامہ شعرانیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم لوگوں کو وتر سے فراغت ہو جایا کرے تو سونے سے پہلے مسواک کر لیا کرو۔" شیخ ابو حامد نے بھی اپنی کتاب "رونق" میں ارادہ نوم کو مسواک کرنے کے مواقع میں

شمار کیا ہے۔ اور حضرت جابرؓ کی حدیث جس کو ابن عدیؒ نے کامل میں نقل کیا ہے ذکر کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام گاہ میں تشریف لے جاتے تو مسواک فرماتے تھے۔

رات میں مسواک

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رات کو آپ کے لئے وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی جب آپ رات میں اٹھتے تو پہلے قضاء حاجت کرتے پھر مسواک فرماتے۔

(ف) :- رات میں مسواک کرنا مختلف احادیث میں نقل کیا گیا ہے۔ حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سو کر بیدار ہوتے تو مسواک فرماتے تھے ایک اور روایت حضرت عائشہؓ کی ہے فرماتی ہیں۔ ''میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین سُرخ برتن رکھا کرتی تھی۔ ایک پانی کا برتن جو وضو وغیرہ کے لئے تھا دوسرا مسواک کے لئے اور تیسرا برتن پانی پینے کے لئے۔'' اس سے بھی رات میں مسواک کرنے کی طرف اشارہ مفہوم ہوتا ہے۔ حضرت ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات

رات کو متعدد بار مسواک فرماتے تھے۔ حضرت خزیمہؓ بن ثابت سے بھی منتخبؒ میں منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چند بار مسواک استعمال فرماتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات رات کو چار مرتبہ مسواک فرماتے تھے (مجمع) غرض کہ ان سب روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا اسی لئے وضو کے پانی کے ساتھ مسواک بھی رکھی جاتی تھی۔ اور آپ اس کو رات میں استعمال بھی فرماتے۔ بعض روایات میں تو یہاں تک ہے کہ آپؐ جب بھی رات میں کسی وقت بیدار ہوتے تو منہ میں مسواک ضرور گھماتے تھے۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَتَعَارُّ سَعَةً مِّنَ الْلَّيْلِ اِلَّا اَجْرَ السِّوَاكَ عَلٰى فِيهِ (مجمع)

خواب میں مسواک

حضرت ابنؓ عمر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے (ایک بار) خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اور دو آدمی میرے پاس آئے جن میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا جب میں نے ان میں سے چھوٹے کو

مسواک دی تو مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے دیجئے۔

میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

(ف) :- حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ مسواک کی اہمیت اور اس کی تاکید ظاہر کرنی مقصود تھی اس لئے حق تعالیٰ شانہ' نے اولاً بیداری میں مسواک کے استعمال کا حکم دیا اور پھر چونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ اس لئے خواب میں بھی آپ سے اس کا استعمال کرایا گیا۔ اور گویا ہر طریقہ سے اس کا تاکد ظاہر کیا گیا اس حدیث سے یہ واقعہ خواب کا ہے مگر ابو داؤد شریف اور بعض دوسری کتابوں سے بیداری کا واقعہ معلوم ہوتا ہے۔ بظاہر دونوں میں تعارض ہے علماء نے اس تعارض کو دور کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ واقعہ پہلے خواب میں پیش آیا اور پھر بیداری میں اور جب بیداری کا قصہ پیش آیا تو آپؐ نے خواب کے واقعہ کی بھی خبر دی گویا دونوں الگ قصے ہیں۔

حدیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسرے کی استعمال کی ہوئی مسواک اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ لیکن اجازت شرط ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کیا جائے۔

بیداری کے بعد مسواک

(۱) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی رات یا دن میں سو کر بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(۲) حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سونتے تو مسواک آپ کے پاس ہوتی تھی اور جب بیدار ہوتے تو مسواک کے ساتھ ابتدا فرماتے تھے۔

(ف) :- ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بیداری کے بعد مسواک کرنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپؐ جب بھی رات دن میں سو کر بیدار ہوتے تو پہلے مسواک استعمال فرماتے تھے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہے۔ اس لئے ہم امتیوں کو بھی اس سنت کو اپنانا اور اس کی فضیلت اور ثواب کا حاصل کرنا از ضروری ہے حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو بریرہ جاریہؓ سے مسواک طلب فرماتے۔

علامہ ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں کہ بیداری کے بعد مسواک کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سونے کی حالت میں پیٹ سے بخارات اور گندی ہوائیں منہ کی طرف چڑھ جاتی ہیں۔ جس

کی وجہ سے منہ میں بدبو اور ذائقہ میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور مسواک کرنے سے یہ چیز جاتی رہتی ہے بدبو دور ہو جاتی ہے۔ ذائقہ صحیح ہو جاتا ہے۔ (نیل و تعلیق)

تہجد کے لئے مسواک

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو دہن (مبارک) کو مسواک سے رگڑتے اور صاف فرماتے تھے۔

(ف) :- اس سے معلوم ہوا کہ تہجد سے پہلے مسواک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اس کا اقتدار اجر و ثواب سے خالی نہیں۔ ابو داؤد میں ہے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ "ایک بار مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ بیدار ہونے کے بعد پانی پر آئے اور مسواک کا استعمال کیا پھر یہ آیت تلاوت کی۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهار لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ اور (غالبًا) ختم سورت کے قریب یا ختم تک پڑھا اس کے بعد وضو کیا اور مصلےٰ پر پہنچے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر بستر کی طرف لوٹے اور سو گئے۔ پھر بیدار

ہوئے اور یہی عمل کیا اور بستر کی طرف لوٹے اور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور ایسے ہی کیا پھر بستر کی طرف لوٹے اور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور یہی عمل کیا اور ہر مرتبہ مسواک کی اور دو رکعت نماز پڑھی اور اخیر میں وتر بھی ادا فرمائے۔ (ابو داؤد)

احیاء العلوم میں رات کے وظائف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آدمی کو اپنی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھنا چاہیے۔ اور بیدار ہونے کے بعد عبادت کرنے کی نیت رکھنی چاہیئے۔ اور جب بیدار ہو جائے تو مسواک کرے۔ بعض اسلاف ایسا ہی کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ آپؐ ہر رات میں متعدد بار مسواک فرماتے تھے۔ ہر بار سونے اور بیدار ہونے کے وقت۔

رات میں نماز کے بعد مسواک

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر لوٹتے اور مسواک استعمال فرماتے تھے۔

(ف) :- علامہ شعرانیؒ نے بھی مواہب میں رات کی نماز کے بعد مسواک کرنے کو ذکر کیا ہے۔ اور علامہ عینیؒ نے اس کو مستحب لکھا ہے۔ ایک روایت حضرت عائشہؓ کی ہے اس میں

رات کی بھی تخصیص نہیں بلکہ ہر دو رکعت کے بعد مسواک کرنے کی خواہش کا اظہار ہے۔ فرماتی ہیں کہ "ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کے پانی کے ہمراہ مسواک بھی رکھا کرتے تھے (ایک بار) میں نے کہا "کیا آپؐ مسواک ترک نہیں فرماتے۔" آپؐ نے فرمایا ہاں! اگر مجھے ہر دو رکعت کے بعد اس (مسواک کرنے کی) طاقت ہو تو میں ضرور کروں۔ (مجمع)

سحر کے وقت مسواک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میں
اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو میں ان کو سحر کے
وقت مسواک کرنے کا ضرور حکم دیتا۔

(ف) :۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تو یہ تھی کہ سحر کے وقت مسواک کی جائے۔ اسی لئے حکم فرمانے کا بھی ارادہ فرمایا لیکن امت کی مشقت اور تکلیف مانع بنی۔ اور اس کا حکم نہیں فرمایا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امت پر کس قدر شفقت تھی کہ اس کی تکلیف کے پیشِ نظر اپنی خواہش کو ختم کر دیا۔ اور کوئی ایسا حکم نہ فرمایا جو امت کی تکلیف کا باعث بنے۔ ایک ہم امتی ہیں کہ اپنے آرام و راحت کی خاطر حضورؐ کی خواہشات کے علاوہ آپؐ کے اوامر پر عمل کرنے

کی ادنیٰ سعی بھی گوارا نہیں کرتے۔

علامہ عینیؒ بنایۃ میں سحر کے وقت مسواک کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :-

"رات کی ہر دو رکعت نماز کے درمیان جمعہ کے دن، سونے سے پہلے، وتر کے بعد اور سحر کے وقت مسواک کرنا مستحب ہے۔"

گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک

حضرت شریحؒ بن ہانیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام فرماتے تھے۔ فرمایا کہ "مسواک۔"

(ف) :- بعض علماء نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ مسواک سے نفل نماز کی طرف اشارہ ہے اور مطلب یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے نفل نماز پڑھتے اور پھر دیگر مشاغل میں مصروف ہوتے تھے۔ (اشعۃ ص ۲۳۷) بعض علماء نے اس کو ظاہر پر محمول کیا ہے اور یہ مطلب قرار دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک استعمال فرماتے تھے۔

علامہ مناویؒ نے جامع صغیر کی شرح میں اس وقت مسواک کرنے کی دو وجہ بیان کی ہیں۔ اول یہ کہ گھر میں داخل ہوتے وقت چونکہ سلام کا حکم ہے۔ اور سلام حق تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے اور اللہ کا نام گندے منہ سے لینا بے ادبی ہے اس لئے گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کی گئی تاکہ خدا کا نام پاکیزہ منہ کے ساتھ ادا ہو۔ دوسرے چونکہ آدمی کا گھر میں داخل ہونے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور منہ کے گندہ اور بدبودار ہونے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف ہونا یا اس سے نفرت ہو جانا ممکن تھا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں داخل ہونے کے وقت مسواک فرما کر اس قباحت سے بچنے کی طرف بھی اشارہ فرمایا۔

کشف الغمہ میں گھر سے نکلنے کے وقت مسواک کرنے کے متعلق بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں :- وَ كَانَ لَا يَخْرُجُ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا اِسْتَاكَ (کشف)

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو مسواک فرماتے تھے)

کھانے سے پہلے اور بعد میں مسواک

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں سونے سے

پہلے اور بیدار ہونے کے بعد اور کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کیا کرتا تھا جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس کا حکم) فرماتے ہوئے سُنا۔ (مجمع ص ۲۲۱)

تلاوت قرآن کے لئے مسواک

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں (اس لئے) ان کو مسواک کے ذریعہ خوب صاف کیا کرو۔

(ف) :- مطلب یہ ہے کہ منہ سے چونکہ قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اس لئے اس کو مسواک سے صاف کرنا چاہئے خاص طور پر تلاوتِ قرآن پاک کے لئے کہ اس وقت اس کی طلب زیادہ موکد ہو جاتی ہے چنانچہ بنایۃ میں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں۔ "وَيَتَاكَّدُ طَلَبُهٗ عِنْدَ اِرَادَةِ الصَّلَاةِ وَعِنْدَ الْوُضُوْءِ وَقِرَاءَ ةِ الْقُرْآن"۔ (مسواک کی طلب ارادہ نماز تلاوتِ قرآن اور وضو کے وقت زیادہ قوی ہو جاتی ہے)۔"

حضرت علیؓ کی ایک اور روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ مسواک کر کے نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قران

سنتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ پس جو کلمہ بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ پر واقع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اپنے منہ کو قرآن کے لئے پاک کر لیا کرو۔

بادشاہ کی مسواک رعیت کے سامنے

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا۔ میرے ساتھ دو اشعری آدمی تھے ایک میری داہنی طرف تھا اور دوسرا بائیں جانب اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرمارہے تھے۔ دونوں نے عامل بننے کی درخواست کی میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا۔ انہوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ دونوں عامل بننا چاہتے ہیں گویا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کی طرف جو آپ کے اٹھے ہوئے لب مبارک کے نیچے ہے دیکھ رہا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ ہم ایسے آدمی سے جو عامل بننا چاہتا ہو اعانت نہیں چاہتے۔ لیکن تو جا پھر آپؐ

نے اس کو "یمن" بھیج دیا۔ اور بعد میں اس کے پیچھے حضرت معاذؓ کو روانہ فرمایا۔

دانت زرد ہونے کے وقت مسواک

حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم میرے پاس آتے ہو اور والبغو وابن حبان۔ تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں۔ مسواک کیا کرو۔

(ف) :۔ اس مضمون کی متعدد روایت مختلف طرق سے نقل کی گئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ دانتوں کے زرد ہو جانے وقت بھی مسواک کرنی چاہئے۔ کہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور صفائی ہے۔ بسا اوقات مسواک نہ کرنے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے جس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور گھن آتی ہے :۔

موت سے پہلے مسواک

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے اللہ کے انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میری ہنسلی اور سینہ کے درمیان ہوئی۔

اور یہ بھی اس کا انعام ہے کہ آپؐ کے مبارک تھوک کو میرے تھوک کے ساتھ اکٹھا کر دیا۔ (اور وہ اس طرح) کہ میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی میں حضورؐ کو سہارا دے رہی تھی میں نے دیکھا کہ آپؐ ان کی مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپؐ مسواک پسند فرماتے ہیں اس لئے میں نے دریافت کیا کہ آپ کے لئے مسواک لوں آپؐ نے سر کے اشارہ سے فرمایا "ہاں" چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لے کر آپؐ کو دی۔ آپؐ نے استعمال کرنا چاہا۔ لیکن مسواک سخت تھی اس لئے آپؐ استعمال نہ کر سکے میں نے کہا نرم کر دوں۔ آپؐ نے سر کے اشارہ سے فرمایا "ہاں"۔ چنانچہ میں نے (دانتوں سے چبا کر) نرم کر کے حضورؐ کو دی آپؐ نے اس کو اپنے دانتوں پر پھیرنا شروع کیا۔ آپ کے سامنے ایک برتن تھا۔ جس میں پانی تھا۔ آپؐ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور چہرہ انور پر پھیر لیتے۔ اور فرماتے لَا اِلٰه

اِلَّا اللّٰہُ بیشک موت کے لئے سختیاں ہیں۔ پھر بطور دعا کے ہاتھ اٹھائے اور کہنا شروع کیا اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ (انبیاء) میں شامل کر۔ اور اسی طرح کہتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی روح قبض کی گئی۔ اور آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ نیچے گر پڑے۔

(ف) :۔ معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے مسواک اور طہارت و نظافت حاصل کرنا چاہیے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ جس شخص کو اپنی موت کا علم ہو جائے اس کو موئے زیرِ ناف وغیرہ کا صاف کرنا مستحب ہے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں ہے کہ جب کفار نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تو آپ نے استرہ لے کر بال وغیرہ صاف کئے اس کا منشاء بھی یہی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مرنے کے بعد چونکہ حق تعالیٰ کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نظافت اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے اِنَّ اللّٰہَ نَظِیفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ یعنی اللہ پاک صاف ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اس لئے مرنے سے پہلے مسواک اور جو امور بھی صفائی کے ہیں اختیار کرنے چاہئیں۔ شرح الصدور صفحہ ۲۲ میں بعض علماء سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ مسواک کرنے سے روح بآسانی نکل جاتی ہے۔

جمعہ کے دن مسواک

حضرت ابن سباق فرماتے ہیں کہ ایک بار جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید بنایا ہے اس لئے غسل بھی کرو اور اگر خوشبو ہو تو خوشبو بھی لگاؤ اور (جمعہ کے دن) تم پر مسواک کرنا ضروری ہے :-

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور خوشبو لگائی اور عمدہ کپڑے پہنے پھر وہ مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں پر سے نہیں اُترا بلکہ نماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد خاموش رہا تو حق تعالیٰ شانہ اس کے تمام گناہوں کو جو اس پورے ہفتہ میں ہوئے تھے معاف فرمادیتے ہیں :-

(ف) :- پہلی حدیث میں جمعہ کے دن کے لئے تین اہم ادب ارشاد فرمائے ہیں۔ اول غسل کرنا' دوسرے خوشبو لگانا' تیسرے مسواک کرنا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں بھی جمعہ

کے آداب کا ذکر ہے۔ اس میں بھی مسواک کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن مسواک کرنا خاص طور پر باعثِ فضیلت ہے اسی لئے اس کو نہایت اہتمام سے بار بار بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ایوبؓ کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی تم میں سے جمعہ کے دن (نماز کے لئے) آئے اس کو غسل کر لینا چاہئے۔ اور اگر خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کوئی حرج نہیں' اور تمہارے لئے مسواک کرنا ضروری ہے۔ سہل بن حنیفؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسواک اور غسل جمعہ کے حقوق میں ہیں۔ اور جس کے پاس خوشبو ہو اس کو خوشبو بھی لگانا چاہئے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہؓ کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار جمعوں میں سے ایک جمعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "اے مسلمانوں کے گروہ! بیشک اللہ جل شانہ' نے اس دن کو تمہارے لئے عید بنایا ہے پس غسل کرنا چاہئے۔ اور مسواک کرنا تمہارے لئے ضروری ہے۔"

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "ہر مسلمان پر مسواک کرنا۔ جمعہ کے دن نہانا اور اپنے اہلِ خانہ کی خوشبو استعمال کرنا اگر ہو حق۔ بعض علماء

ان ہی روایت کی بناء پر جمعہ کے دن مسواک کو فرض اور لازم قرار دیتے ہیں۔ زاد المعاد میں لکھا ہے کہ جمعہ اور عیدین میں چونکہ خاص اجتماع ہوتا ہے اس لئے اور ایام کی نسبت ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ مسواک کا اہتمام کرنا چاہیے۔

روزے میں مسواک

حضرت عامر بن ربعیہ نے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں بے شمار مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(ف) :- اس روایت سے معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں بھی مسواک کرنی چاہیئے۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ خواہ زوال کے بعد ہو یا زوال سے پہلے۔ ایک روایت میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کی خصلتوں میں سے مسواک کرنا بہترین خصلت ہے۔ (ابن ماجہ)

فتاویٰ سراجیہ میں لکھا ہے کہ روزہ دار کے لئے تر یا خشک مسواک کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ دن کے اول حصہ میں ہو یا آخر میں۔ ہدایہ میں ہے کہ پانی سے تر کی ہوئی مسواک اور سبز درخت سے بنائی ہوئی دونوں برابر ہیں۔

حالتِ احرام میں مسواک

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کی وجہ سے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور مسواک کی حالت آپؐ محرم تھے۔

(ف) :- معلوم ہوا کہ حالت احرام میں مسواک استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس میں کوئی کسی قسم کی قباحت نہیں۔ امام محمد کی کتاب الآثار میں بھی محرم کے لئے مسواک کے استعمال کا جواز مصرح ہے۔

عورت کی مسواک

حضرت یزیدؓ سے منقول ہے کہ حضرت میمونہؓ کی مسواک ہمیشہ برتن میں رکھی رہتی تھی نماز یا اور کوئی عمل مانع ہوتا تو خیر ورنہ آپ مسواک لیتیں اور استعمال فرماتیں۔

(ف) :- مسواک جس طرح مردوں کے لئے سنت ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت ہے۔ لیکن بعض فقہاء کہتے ہیں کہ عورتوں کے دانت چونکہ کمزور ہوتے ہیں اس لئے ان کے لئے علک کا استعمال مسواک کے قائم مقام ہے۔ ان کو مسواک کی بجائے علک استعمال کرنا چاہئے۔ اس سے دانت صاف اور

مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور مسواک کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن ثواب کی شرط یہ ہے کہ استعمال کے وقت مسواک کی نیت ہو۔ اگر نیت ہو گی تو ثواب ہے ورنہ نہیں۔ (طحطاوی)

میاں بیوی کی مسواک

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کے بعد اپنی مسواک دھونے کے لئے مجھے دے دیا کرتے تھے۔ (رواہ ابو داؤد)

میں اولاً اس کو خود استعمال کرتی اور پھر اس کو دھو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی تھی۔

(ف) :- حضرت عائشہؓ کا مسواک واپس دینا ہو سکتا ہے کہ اسی وقت ہو یا اور کسی دوسرے وقت ہو۔ شراح حدیث نے دونوں احتمال لکھے ہیں۔ اور اس دینے کی غرض بھی دو تحریر کی ہیں۔ ایک حفاظت دوسرے استعمال مسواک کی تکمیل یعنی حضورؐ کو مسواک دوبارہ اس لئے دیتیں تا کہ آپؐ پورے طور پر مسواک کر لیں۔ اور یا اس کے لئے کہ آپؐ اس کو محفوظ کر لیں اور اپنے پاس رکھیں۔ ثانی احتمال ظاہر کے خلاف ہے۔ اور اس میں بے ادبی ہے۔ اور اس روایت کے بھی خلاف ہے جس میں وارد

ہے کہ ہم حضورؐ کے لئے وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھتے تھے۔

سفر اور اہتمامِ مسواک

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو اپنے ساتھ مسواک' پیشاب دانی' کنگھا' سُرمہ دانی' آئینہ بھی لے جاتے تھے۔

مسواک اور توشۂ سفر

حضرت اُم درداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آپ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتیں یا حج کرتیں یا کسی غزوہ میں جاتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا توشہ دیتی تھیں۔ فرمایا کہ میں توشہ دیتی تھی (آپ کا) توشہ تیل' کنگھا' آئینہ' قینچی' سُرمہ دانی' اور مسواک ہوتا تھا۔

(ف) :۔ معلوم ہوا کہ آپ کو مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ اسی لئے آپؐ سفر میں بھی مسواک اپنے ہمراہ لے جاتے اور باوجود سفر کی مشقتوں اور تکلیفوں کے اس کو ترک نہ فرماتے تھے بلکہ حضر کی طرح سفر میں بھی آپؐ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ ایک روایت میں ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے مسواک اور کنگھا جُدا نہ ہوتا تھا جب آپؐ

ڈاڑھی میں کنگھا فرماتے تو آئینہ بھی دیکھتے۔ (مجمع)

مسواک کا ساتھ رکھنا

حضرت جابرؓ سے راویت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو اپنے کان میں اس جگہ رکھتے تھے جہاں پر کاتب قلم کو رکھتا ہے (ف) مطلب یہ ہے کہ آپؐ ہر وقت مسواک اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ تاکہ وقتِ ضرورت استعمال کی جاسکے۔ شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک اپنے سے بالکل جدا نہ فرماتے تھے نہ دن میں نہ رات میں۔ عام طور پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول بھی مسواک کانوں پر رکھنے کا تھا۔ چنانچہ ترمذی نے ابو سلمہ سے حضرت زید کا یہی معمول نقل کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی مسواکیں اپنے کانوں کے پیچھے رکھتے تھے اور ہر نماز کے لئے استعمال فرماتے تھے۔

بعض صحابہؓ عمامہ کے پیچ میں بھی مسواک رکھتے تھے جیسا

کہ شامی میں مذکور ہے۔ ملبوسات میں شرح السنۃ سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسواک اپنی چادر کے پلہ میں اور اپنی پگڑی میں باندھتے تھے۔ اور جب سوتے تو سر کے نیچے رکھتے تھے۔ کشف الغمہ میں ہے کہ صحابہ کرامؓ سخت لڑائی کے وقت اپنی مسواکیں اپنی تلواروں کے قبضوں میں باندھتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت آتا تو استعمال فرماتے تھے۔

نماز میں زیادتی ثواب

(۱) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرنے کے بعد پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کی پچھتر نمازوں سے بہتر ہے :۔

(۲) حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میرے نزدیک دو رکعت نماز مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

(۴) حضرت عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

نقل فرماتی ہیں کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے
کی فضیلت بغیر مسواک کی نماز پر ستر گنا زائد ہے۔

(ف) :- مسواک کر کے نماز پڑھنے سے نماز کا اجر و ثواب بڑھ جانا متعدد احادیث میں منقول ہے۔ لیکن روایات متعارض ہیں بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر گنا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ اور بعض سے ثواب کا پچھتر گنا بڑھ جانا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اول مشہور ہے اور امام احمد نے بھی اسی کو ذکر کیا ہے قشیریؒ نے حضرت ابو الدرداءؓ سے بلا سند کے ایک روایت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر گنا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔ طحطاوی نے مراقی الفلاح کے حاشیہ میں حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ و عطاءؒ سے ننانوے اور چار سو گنا بڑھ جانا نقل کیا ہے۔

علماء نے اس تعارض کو دور کرنے کے لئے مختلف جوابات دیئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ تفاوت اخلاص کے لحاظ سے ہے۔ جس قدر اخلاص ہوگا اسی قدر اجر و ثواب میں اضافہ ہوگا۔ چنانچہ کبھی ستر گنا اور کبھی ستتر گنا اور کبھی پچھتر اور کبھی ننانوے یا چار سو گنا ہر شخص کے اخلاص کے مطابق اضافہ ہوتا رہے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی مخصوص عدد کے ذکر کے لئے چونکہ اس کے علاوہ اور عدد کی نفی لازم نہیں۔ اس لئے احادیث

میں تعارض نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ اختلافِ عدد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے لحاظ سے ہے جس قدر اضافہ کا آپ کو علم ہوا آپؐ نے اس کو ظاہر فرمایا۔ اولاً آپ کو ستر کا علم ہوا تو آپؐ نے ستر بیان فرمایا پھر پچھتر کا علم ہوا تو پچھتر ذکر فرمایا۔ اسی طرح جب آپ کو ستتر اور ننانوے یا چار سو گنا اضافہ ہونے کا علم ہوا تو آپؐ نے اس کی اطلاع فرمائی۔ بہر حال مقدار اضافہ جو کچھ بھی ہو تمام احادیث سے یہ یقینی طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ مسواک کر کے نماز پڑھنے سے نماز کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے حضرت ابن شہابؒ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب آدمی رات یا دن میں وضو کرے اور اچھی طرح کرے اور مسواک کرے پھر کھڑا ہو اور نماز پڑھے تو فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اس کے نزدیک ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتے ہیں' ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو مسواک فرماتے تھے (قیام اللیلۃ صفحہ ۴۳)

مسواک نہ کرنے پر وعید

کشف الغمۃ میں علامہ شعرانیؒ نے لکھا ہے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص مسواک سے اعراض اور بے رغبتی کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حضرت اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص عمداً مسواک چھوڑ دے اس کی نماز باطل ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خبر موخر ہو گئی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیوں نہ ہو۔ حالانکہ تم میرے ارد گرد رہتے ہو۔ نہ مسواک کرتے ہو نہ اپنے ناخن کاٹتے ہو' نہ مونچھیں ہٹاتے ہو۔ نہ جوڑوں کو صاف کرتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے نقل کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شہر کے باشندے مسواک کا انکار کر دیں تو امام ان سے مرتدین کی طرح قتال کرے۔ (خانیہ وغیرہ)

مسواک صحابہؓ کی نظر میں

نصف ایمان

حضرت حسان بن عطیہ سے منقول ہے کہ مسواک کرنا نصف ایمان ہے اور وضو بھی۔

(ف) :- ایک دوسری روایت حضرت حسانؓ کی ہے اس میں ہے کہ وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ (منتخب)

مسواک پر مداومت

حضرت علیؓ وابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا تمہارے لئے لازم ہے اس میں کوتاہی نہ کرو بلکہ ہمیشہ استعمال کرتے رہو کیونکہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے اور اس سے نماز کا ثواب ننانوے یا چار سو گنا تک بڑھ جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن ابی داؤدؒ فرماتے ہیں دو عادتیں مسلمان آدمی کی بہترین عادات سے ہیں۔ ایک رات میں تہجد ادا کرنا۔ دوسرے مسواک پر مداومت کرنا۔ (قیام صفحہ ۴۳)

مسواک اور فصاحت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔

مسواک سے حافظہ میں اضافہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک (قوت) حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے۔

(ف):- طب نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسواک کرنے

سے عقل بھی بڑھ جاتی ہے لکھا ہے :-

چار چیزیں عقل کو بڑھاتی ہیں فضول باتوں کا ترک کرنا۔ مسواک کرنا' نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا' اور علماء کے پاس بیٹھنا۔

احیاء العلوم میں حضرت علیؓ سے ایک اور روایت منقول ہے اس میں ہے کہ قرآن پڑھنے اور مسواک کرنے سے بلغم دور ہو جاتا ہے۔

مسواک اور شفا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا گیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ مسواک موت کے سوا ہر مرض سے شفا ہے۔

فرشتوں کا مصافحہ

حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ مسواک کو اپنے لئے لازم کر لو۔ اس سے غافل نہ رہو کیونکہ اس میں چوبیس خوبیاں ہیں ان میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اللہ راضی ہو جاتا ہے نماز کا ثواب ستتر گنا بڑھ جاتا ہے۔ مالداری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے

منہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ مسوڑے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ دردِ سر کو سکون ہوتا ہے۔ ڈاڑھ کا درد دُور ہو جاتا ہے۔ فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔ چہرہ منور اور دانت چمکدار ہو جاتے ہیں۔

دس خصلتیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں (دانتوں کی) بیماری دُور کرتی ہے۔ بینائی کو تیز اور مسوڑے کو مضبوط بناتی ہے۔ منہ کو صاف کرتی ہے۔ بلغم کو دور کرتی ہے۔ ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اللہ کی رضا' سنت کا اتباع نماز کے ثواب میں اضافہ جسم کی تندرستی یہ سب امور حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت انسؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے کہ "مسواک کو لازم پکڑو وہ بہت ہی اچھی چیز ہے۔ دانتوں کی زردی دُور کرتی ہے۔ بلغم کو کھینچ دیتی ہے۔ نگاہ کو صاف' مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے۔ گندہ دہنی ختم کر دیتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ جنت کے درجات بڑھاتی ہے فرشتے اس کی تعریف کرتے ہیں۔

خدا کو خوش، اور شیطان کو ناراض کرتی ہے۔ ؎

مسواک کی اہمیت علماء کے نزدیک

حضرت شبلیؒ کا واقعہ

لواقح الانوار میں علامہ شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضرت شبلی کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی آپ نے مسواک تلاش کی مگر نہ ملی، پھر آپ نے ایک دینار کی مسواک خرید کر استعمال کی اور اس کو ترک نہ کیا۔ بعض لوگوں نے (حضرت شبلیؒ کے) اس دینار خرچ کرنے کو زیادتی پر محمول کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں ہیں اس وقت کیا جواب دوں گا جبکہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تو نے میرے نبی کی سنت (مسواک) کو کیوں ترک کیا۔ جو مال ودولت میں نے تجھ کو دیا تھا (جس کی حقیقت میرے نزدیک) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ تھی اس کو اس سنت (مسواک) کے حاصل کرنے میں کیوں خرچ نہیں کیا۔

اے میرے بھائی میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مسواک والا آدھا دینار بھی مسواک کی قیمت مانگے تو تو ہرگز نہ دے گا۔ اور مسواک چھوڑ دے گا۔ مگر اس عمل کے باوجود تو

اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین سے شمار کرتا ہے۔ خدا کی قسم یہ ایک دعویٰ ہے جو بے دلیل ہے۔

شوکانی کی تصریح

نیل الوطار میں شوکانی فرماتے ہیں کہ مسواک احکامِ شریعہ میں ایک واضح حکم ہے جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے جس کو انوچے اور نیچے مقام کے رہنے والوں نے (یعنی تمام) اہل ارض نے قبول کیا ہے؟

علامہ شعرانیؒ کا عہد

لواقح میں علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ ہم سے ایک عام عہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ لیا گیا ہے کہ ہم ہر وضو کے وقت ہمیشہ مسواک کیا کریں۔ اور اگر ہم سے مسواک کھو جاتی ہو تو دھاگے میں باندھ کر اپنی گردن میں یا اپنی پگڑی میں اگر پگڑی عرقیہ پر باندھی ہو لٹکا لیں اور اگر قلنسوہ پر باندھی ہو تو بائیں کان کی جانب پگڑی میں لگالیں اور وہ ایک ایسا عہد جس میں عام طور پر

تجار روء سا، خدام سب ہی کوتاہی کرتے ہیں چنانچہ ان کے منہ کی بو گندی اور پلید ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اللہ اور فرشتوں اور نیک مومنین کی تعظیم میں خلل واقعہ ہوتا ہے میں نے سید شہاب الدین سے زیادہ مسواک پر ہیشگی کرنے والا اور مسواک پر سب سے زیادہ حریص کسی کو نہیں پایا۔ یہ سب باتیں قوۃ ایمان اور اللہ و رسول کے احکامات کی تعظیم سے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ایک بار حکم کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا۔ اس لئے اے بھائی مسواک کو لازم کو لے اور حضور صلی الہ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہ تاکہ تجھ کو اس سنت کا ثواب حاصل ہو جائے کیونکہ ہر سنت کا ایک مخصوص درجہ ہے جو اس سنت کو اپنائے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

جو بے پرواہ لوگ یہ کہتے ہیں یہ سنت ہے اس کا ترک کرنا جائز ہے۔ ان سے قیامت میں کہا جائے گا کہ یہ جنت کا ایک درجہ ہے تجھ کو اس سے محروم

کرنا بھی جائز ہے۔ ابو القاسم ابن قسیؒ نے اپنی کتاب خلع النعلین مین اس کی صاف طور پر تصریح کی ہے۔

علامہ عینی کا ارشاد

بنایہ میں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ ابو عمرؒ نے کہا ہے۔ "مسواک کی فضیلت پر سب کا اتفاق ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں' اور سب کے نزدیک مسواک کر کے نماز پڑھنا بلا مسواک کی نماز سے افضل ہے۔ بلکہ اوزاعیؒ نے تو مسواک کو نصف وضو قرار دیا ہے۔ اور بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ مسواک کے بیشمار فضائل ہیں۔ میں نے معانی الآثار کی شرح میں پچاس سے زائد صحابہؓ سے اس کے فضائل کو نقل کیا ہے۔

شیخ محمد کی تحریر

شیخ محمد فرماتے ہیں کہ مسواک کے فضائل میں ایک سو سے زائد احادیث منقول ہیں۔ پس تعجب ہے ان لوگوں پر بلکہ ان بہت سے فقہا پر جو اس

سنت (مسواک) کو باوجود احادیث کے کثرت کے ساتھ منقول ہونے کے ترک کرتے ہیں۔ یہ بڑا خسارہ ہے۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ کا خواب

بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیم نخعیؒ رحمتہ اللہ علیہ جو کچھ پڑھتے اور یاد کرتے تھے سب بھول جاتے تھے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اپنے حال کی فریاد کی اور عرض کیا یارسول اللہ جو کچھ پڑھتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابراہیم چند چیزوں پر عمل کر، کم کھا اور کم سو، اور قرآن شریف زیادہ پڑھ اور نماز کی کثرت کر۔ اور ہر نماز کے واسطے وضو کیا کر۔ اور ہر وضو میں مسواک کیا کر۔ ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب میں نیند سے بیدار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت پر عمل کیا تو میں تھوڑی ہی مدت میں لوگوں کا پیشوا بن گیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی فتح

بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مبارک مروزی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے تین حصے کیے تھے۔ ایک سال حج کو جاتے اور ایک سال غزوہ میں تشریف لے جاتے اور ایک سال علم کا درس دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے وہاں کفار کا قلعہ فتح نہیں ہوا تو آپ رات کو اسی فکر میں سو گئے کہ خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں۔ "اے عبداللہ کس فکر میں ہے۔" عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے اس قلعہ پر قادر نہیں ہوتا ہوں۔ اس فکر میں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو مسواک کے ساتھ کیا کر۔ عبداللہ بن مبارکؒ خواب سے بیدار ہوئے۔ مسواک کے ساتھ وضو کی اور غازیوں کو بھی حکم دیا انہوں نے بھی مسواک کے ساتھ وضو کی قلعہ کے نگہبانوں نے قلعہ کے اوپر سے غازیوں کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔ اور خدائے تعالیٰ نے

ایک خوف ان کے دل میں ڈالا۔ وہ نیچے گئے اور قلعہ کے سرداروں سے کہا کہ یہ فوج جو آئی ہے یہ لوگ آدم خور معلوم ہوتے ہیں۔ دانتوں کو تیز کر رہے ہیں تاکہ اگر ہم پر فتح پائیں تو ہمیں کھائیں۔ خدائے تعالیٰ نے یہ دہشت ان کے دل میں بٹھا دی اور مسلمانوں کے پاس قاصد بھیجا کہ تم مال چاہتے ہو یا جان، عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا نہ مال چاہتے ہیں نہ جان، تم سب اسلام قبول کرلو تاکہ چھٹکارہ پاؤ، اس سنت کے ادا کرنے کی برکت سے وہ سب مسلمان ہو گئے۔

مسواک کے آداب

مسواک اگرچہ جمہور علما کے نزدیک سنت ہے فرض یا واجب نہیں مگر اس کے باوجود اس کے آداب و مستحبات کی رعایت نہایت ضروری ہے۔ اس میں کوتاہی کرنا اور لاپروائی برتنا نقصان دہ ہے۔ علماء نے لکھا ہے :-

جو شخص آداب کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے وہ

سنتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو شخص سنتوں کے ساتھ تہاون کرتا ہے وہ فرائض سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو فرائض سے غفلت برتتا ہے وہ آخرت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

ۃنزہتہ المجالس صفحہ ۷۰ ج ۱ میں بھی اسی قسم کا مضمون حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے مگر اس کے آخر میں ہے کہ جو شخص فرائض کے ساتھ سستی کرتا ہے وہ خدا کی معرفت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ بستان العارفین میں فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں :-

کہا جاتا ہے کہ اسلام کی مثال اس شہر کی طرح ہے جس میں پانچ قلعے ہوں۔ ایک سونے کا۔ دوسرا چاندی کا۔ تیسرا لوہے کا چوتھا پختہ اینٹ کا۔ پانچواں کچی اینٹ کا۔ پس جب تک قلعے والے اس کچی اینٹ کے قلعہ کی حفاظت کرتے رہیں گے تو دشمن دوسرے قلعوں کے حاصل کرنے کی طمع نہ کرے گا اور جب وہ اس کی حفاظت نہ کریں گے تو یہ قلعہ خراب ہو جائے گا اور دشمن دوسرے قلعے کے حاصل کرنے کی طمع کرے گا اور پھر

تیسرے کی یہاں تک کہ سارے قلعے خراب ہو جائیں گے۔ اسی طرح اسلام کے بھی پانچ قلعے ہیں اول یقین' دوسرے اخلاص' تیسرے فرائض' چوتھے سنن' پانچویں آداب' پس جب تک انسان آداب کی حفاظت کرتا رہتا ہے تو شیطان طمع نہیں کرتا اور جب وہ آداب ترک کر دیتا ہے تو شیطان سنتوں سے بھکانے کی طمع کرتا ہے۔ پھر اسی طرح فرائض سے' پھر اخلاص سے' اور پھر یقین سے ہٹانے کی طمع کرتا ہے۔ (اور دین برباد ہو جاتا ہے) اس لئے انسان کو تمام امور میں وضو میں' نماز میں' اور شریعت کے تمام کاموں میں حتیٰ کہ خرید و فروخت میں آداب کی رعایت کرنی چاہیے۔

مشائخ نے ہمیشہ آداب و سنن کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے محض ایک ادب کے چھوٹ جانے کی وجہ سے چالیس سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں۔ (مکتوبات مجدد)

ابو یزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک عابد کی تعریف

کی گئی۔ میں اس کی زیارت کے قصد سے اس کے پاس پہنچا۔ لیکن جب میں نے اس کو قبلہ کی جانب تھوکتے ہوئے دیکھا تو میں لوٹ آیا۔ اس لئے کہ جو شخص شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کی حفاظت نہ کر سکتا ہو وہ اسرار کی حفاظت کیسے کرے گا؟

حضرت ابو علیؒ فرماتے ہیں کہ بندہ کو وصول الی الحق ادب اور اطاعت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض علما نے لکھا ہے کہ ادب کا چھوڑنا دوری کا سبب ہے۔ جو شخص بستر پر بے ادبی کرتا ہے وہ دروازے کی طرف پہنچادیا جاتا ہے اور جو شخص دروازے پر بے ادبی کرتا ہے تو وہ جانوروں کے بندھنے کی جگہ پہنچادیا جاتا ہے (نزہتہ صفحہ ٦٩)

حاصل یہ کہ آداب کے چھوڑنے سے آدمی کو انحطاط اور تنزل لاحق ہو جاتا ہے اور ترقیات رک جاتی ہیں اس لئے آداب کی رعایت نہایت ضروری ہے۔

مسواک کے اوقات

چونکہ مسواک صحیح واقوی قول کے مطابق سنن دین سے ہے اس لئے اس کا استعمال ہر وقت مسنون ہے۔ علامہ نوریؒ نے بھی تمام اوقات میں مسواک کرنے کو مستحب لکھا ہے نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مقول ہے :۔

مسواک کرنا سنت ہے۔ پس جس وقت جی چاہے
مسواک کرو۔

مگر بعض اوقات اس کا استحباب موکد ہو جاتا ہے مثلاً دانتوں کے زرد ہو جانے کے وقت حدیث و قرآن پڑھنے کے وقت جماع سے قبل' مرنے سے پہلے' لوگوں کے اکٹھا ہونے کے وقت' سونے اور بیدار ہونے کے وقت گھر میں داخل ہونے سے پہلے' منہ میں بدبو پیدا ہو جانے کے وقت خواہ بدبو خاموش رہنے کے سبب سے ہو یا زیادہ بولنے یا کسی بدبودار چیز کھا لینے کی وجہ سے ہو بہر حال ان صورتوں میں مسواک کرنا زیادہ مستحب ہے۔

وضو میں مسواک

یہ مسئلہ اختلافی ہے عام فقہاء احناف کے نزدیک مسواک وضو کی سنت ہے اس لئے وضو میں استعمال کی جائے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک نماز کی سنت ہے اس لئے وہ نماز کے شروع میں مسواک کرنے کو مسنون کہتے ہیں۔ بعض فقہا احناف بھی نماز کے شروع میں مسواک کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ اس لئے اگر نماز کے شروع میں مسواک کی جائے تو اس کا خیال ضرور کھا جائے کہ خون نہ نکلے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ

جاتا ہے۔ لہٰذا مسواک آہستہ آہستہ کی جائے اور صرف دانتوں پر کی جائے۔ تاکہ خون نہ نکلے۔

وضو میں مسواک کا وقت

بعض فقہا کہتے ہیں کہ کلّی کے وقت کی جائے بعض کہتے ہیں کہ وضو کے شروع میں دونوں قول راجح ہیں۔ ہر دو پر عمل کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جس شخص کے دانتوں سے خون نکلتا ہو اس کو وضو کے شروع میں اور جس کے خون نہ نکلتا ہو اس کو کلّی کے وقت کرنا چاہیئے۔

مسواک کی لکڑی

ہر قسم کی لکڑی سے مسواک کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ لکڑی نقصان دینے والی نہ ہو۔ زہریلی لکڑی سے مسواک کرنا حرام ہے انار بانس، ریحان، چنبیلی کی لکڑی سے مسواک کرنا مکروہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریحان کی لکڑی کی مسواک سے منع فرمایا ہے۔ کہ یہ محرک جذام ہے۔ سب سے بہترین لکڑی مسواک کے لئے پیلو کی ہے۔ تسہیل المنافع میں لکھا ہے کہ پیلو کی مسواک دانتوں کے جلا اور صفائی کے لئے عمدہ ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیلو کی تعریف فرمائی ہے۔ اور خود آپؐ نے اور اصحابؓ نے اس کی مسواک استعمال فرمائی ہے۔ ابن سعدؓ نے ابو خبرہؓ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیلو عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ پیلو کی مسواک کیا کرو۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیلو کی مسواک کا ذخیرہ رکھتا تھا مواہب میں اصحاب شافعی کا پیلو کے مستحب ہونے پر اتفاق نقل کیا ہے اور اس کے بعد اس سلسلہ کی متعدد روایات ذکر کی ہیں۔

پیلو کے بعد زیتون کی لکڑی ہے اس کی بھی حدیث میں فضیلت آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ زیتون کی مسواک کیا ہی مبارک درخت کی مسواک ہے منہ کو پاکیزہ بناتی ہے اور دانتوں کی زردی دور کرتی ہے۔ وہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی مسواک ہے (منتخب)

ایک روایت میں ہے مسواک تین ہیں۔ پیلو ہے۔ اگر پیلو نہ ہو تو زیتون ہے اگر زیتون نہ ہو تو بطم ہے (منتخب) بطم ایک درخت کا نام ہے۔

اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو پھر تلخ درخت کی مسواک

مناسب ہے۔ عالمگیری میں ہے یہ اس لئے کہ اس سے منہ کی بو پاکیزہ ہو جاتی ہے۔ دانت مضبوط اور معدہ قوی ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) :-طبِ نبویؐ میں ہے کہ زیادہ نافع اخروٹ کی جڑ ہے۔ صاحبِ تیسیرؒ نے بیان کیا۔ "گمان کیا جاتا ہے کہ اگر ہر پانچویں دن اس کی مسواک کی جائے تو سر کا تنقیہ اور حواس کی صفائی ہو جاتی ہے اور ذہن تیز ہو جاتا ہے۔

مسواک پکڑنے کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ مسواک اس طرح پکڑنی چاہئے کہ کن انگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا اوپر کی جانب مسواک کے منہ کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں۔ (شامی)

مٹھی میں دبا کر مسواک نہ کی جائے۔ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے' نیز مسواک داہنے ہاتھ سے کی جائے یہ بھی مستحب ہے۔ ملبوسات میں حکیم ترمذیؒ سے نقل کیا ہے کہ بائیں ہاتھ سے مسواک کرنا شیطان کا فعل ہے۔

مسواک کی نیت

شرح منہاج اور شرح السنۃ میں ہے کہ مسواک کرتے

وقت نیت کرنی چاہئے۔ احیاء العلوم کے ترجمہ میں ہے مسواک کرتے وقت یہ نیت ہونی چاہئے کہ میں اپنے منہ کو قرآن پڑھنے کے لئے یا نماز میں خدا کا ذکر کرنے کے لئے پاک کرتا ہوں۔ (ملبوسات)

مسواک کرنے کی کیفیت

کبیری میں ہے "پہلے مسواک اوپر کے جبڑے میں داہنی طرف اور پھر بائیں جانب' اس کے بعد نیچے کے جبڑے میں داہنی طرف اور پھر بائیں طرف کرنا چاہئے۔

بحر میں ہے کہ مسواک کرنے کی کیفیت یہ ہے کہ اوپر نیچے کے دانتوں پر اور تالو پر مسواک کی جائے۔ اور داہنی طرف سے ابتدا ہو۔ اور کم از کم تین مرتبہ اوپر اور تین مرتبہ نیچے تین بار پانی لے کر مسواک کی جائے۔

شرح السنتہ میں ہے کہ مسواک کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اوپر نیچے کی داہنی جانب مسواک کرے پھر اوپر نیچے کی بائیں جانب پھر ان دانتوں پر مسواک کرے جو داہنی اور بائیں جانب کے درمیان ہیں۔ اور مسواک کرنے میں طاق عدد کی رعایت کرنی چاہیے۔ اور قوت کے ساتھ استعمال کرے۔

عوارف میں ہے کہ خشک مسواک کو تر کیا جائے اور فارغ ہو جانے کے بعد اس کو دھویا جائے۔ ورنہ اس کو شیطان استعمال کرتا ہے۔ حجتہ اللہ البالغہ میں حضرت شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے کہ آدمی کے لئے مناسب ہے کہ مسواک کو منہ کے انتہائی اور آخری حصوں تک پہنچائے تاکہ سینہ اور حلق کا بلغم ختم ہو جائے اور خوب اچھی طرح مسواک کرنے سے قلاح جو منہ کی ایک بیماری ہے دور ہو جاتی ہے آواز صاف اور منہ کی بو عمدہ ہو جاتی ہے طب نبوی ص ۲۱۵۔۲۲۱ میں ہے۔ اعتدال کے ساتھ مسواک کا استعمال کرنا مناسب ہے کیونکہ بسااوقات مسواک کی زیادتی سے دانتوں کی آب و تاب ختم ہو جاتی ہے۔ اور دانتوں میں ان گندے بخارات کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جو معدہ سے اوپر کی جانب چڑھتے ہیں۔ اور اعتدال کے ساتھ مسواک کرنے سے دانت صاف اور روشن ہو جاتے ہیں۔ قوت اور زبان کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ دانتوں کی زردی جاتی رہتی ہے اور منہ کی بو عمدہ ہو جاتی ہے نیز دماغ کا تنقیہ ہے اور کھانے کا اشتہا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء نے لکھا ہے کہ مسواک کرنے میں بہت مبالغہ کرنا اور دیر تک دانتوں کو رگڑتے رہنا ہرگز

مناسب نہیں اس سے دانتوں کا مینائے داندان (نیمل) ضائع ہو جاتا ہے۔ جس سے دانتوں کی صفائی قوت اور چمک دمک قائم رہتی ہے وہ بہت جلد کمزور ہو جاتے ہیں ہلنے لگتے ہیں اور گر جاتے ہیں۔

بعض وقت مسواک کی زیادتی سے یا اس کے استعمال میں بے احتیاطی کرنے سے مسوڑھے چھِل جاتے ہیں ان سے خون بہنے لگتا ہے' زخم ہو جاتے ہیں اور بتدریج پائیریا تک نوبت پہنچا جاتی ہے۔

اس میں اختلاف ہے کہ مسواک عرضاً کی جائے یا طولاً ایک جماعت کی رائے ہے کہ عرضاً کی جائے طولاً نہ کی جائے کہ اس صورت میں مسوڑھوں کے زخمی ہو جانے کا خوف ہے بعض فقہاء کہتے ہیں کہ طولاً' عرضاً دونوں طرح کر سکتے ہیں۔ صاحب حلیۃ کہتے ہیں کہ عرضاً دانتوں میں کی جائے اور طولاً زبان میں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے۔ اس لئے عرضاً و طولاً دونوں طرح مسواک کی جا سکتی ہے۔

اس میں بھی اختلاف ہے کہ سنت محض مسواک کرنے سے ادا ہو جاتی ہے یا منہ کی بدبو کا زائل کرنا ضروری

ہے۔ دونوں قول ہیں حافظ عراقیؒ فرماتے ہیں کہ ملائکہ کا منہ کی بدبو سے تکلیف پانا جو اس کی علت قرار دیا گیا ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ ادائیگی سنت کے لئے بدبو کا ازالہ ضروری ہے۔ (سراج المنیر صفحہ ۲۷۔۳)

انگلی سے مسواک

اگر مسواک نہیں ہے یا مسواک ہے لیکن دانت نہیں ہیں تو پھر انگلی یا کسی موٹے کپڑے سے دانتوں یا مسوڑھوں کو صاف کر لینا مسواک کے قائم مقام ہے اس سے مسواک کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ محیط میں ہے کہ :-

دانتوں کا انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے رگڑنا بھی مسواک ہے۔

بیہقیؒ وغیرہ نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، اگرچہ حدیث میں کلام ہے کہ بجائے مسواک کے انگلیاں کافی ہیں۔ حضرت عمرو بن عوف مزنیؒ سے منقول ہے کہ انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں۔ جبکہ مسواک نہ ہو۔ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

دریافت کیا کہ جب آدمی کا منہ جاتا رہے تو کیا وہ بھی مسواک کرے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے منہ میں انگلی داخل کر لے (طبرانی)

اگر مسواک اور دانت دونوں موجود ہوں تو پھر انگلی وغیرہ پھیرنے سے مسواک کا ثواب نہ ہوگا الا یہ کہ منہ میں کوئی تکلیف ہو۔ شرنبلالیؒ فرماتے ہیں:-

مسواک کی فضیلت انگلی یا موٹے کپڑے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ مسواک نہ ہو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انگلیوں سے بھی مسواک کافی ہے کہ انگلیوں سے بھی مسواک کافی ہے طحطاویؒ کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ مسواک کا مخصوص ثواب جو احادیث میں منقول ہے حاصل ہو جائے گا۔ اور یہ مسواک نہ ہونے کی شکل میں ہے اگر مسواک ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے۔

مسواک کی دعا

بنا یہ میں درایہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ فَمِیْ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَطَھِّرْ بَدَنِیْ وَحَرِّمْ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ۔ اسی طرح علامہ نوویؒ نے شرح مہذب میں ایک دوسری دعا نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ دعا اگرچہ بے اصل ہے لیکن اچھی دعا ہے اس لئے اس کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے وہ دعا یہ ہے ۔اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ اَسْنَانِیْ وَشَدَّبِہٖ لِثَانِیْ وَثَبِّتْ بِہٖ لَھَانِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

برش اور مسواک

برش اگر خنزیر کے بالوں کا ہے تب تو اس کا استعمال بالکل ناجائز ہے اور اگر مشکوک ہے تو اس کا ترک اولیٰ ہے۔ اور اگر مشکوک نہیں تو استعمال جائز ہے۔ لیکن بلا ضرورت سنت مسواک کے قائم مقام نہ ہوگا۔ کیونکہ سنت مسواک کی لکڑی ہی سے ثابت ہے۔ البتہ اگر کسی وقت لکڑی مسواک کے قابل موجود نہ ہو تو صرف برش یا انگلی وغیرہ سے دانت صاف کر لینا

ضرورتکی وجہ سے اس کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ لیکن بِلا ضرورت اس کا استعمال خلافِ سنت ہے۔ اور در حقیقت یہ اہلِ اسلام کا شعار نہیں ہے۔

منجن کا استعمال

منجن کا استعمال جائز ہے۔ لیکن محض منجن پر اکتفا کر لینے سے مسواک کی فضیلت حاصل نہ ہو گی اس لئے منجن کے ساتھ مسواک کا اہتمام بھی کرنا چاہیئے۔

چند مختلف آداب

ادب ۱ :۔ مسواک کا منہ نہ زیادہ نرم ہو نہ زیادہ سخت درمیانی درجہ کا ہونا چاہیئے۔ ادب ۲ :۔ مسواک کی لکڑی کا صاف اور سیدھا ہونا' گرہ دار نہ ہونا بہتر ہے۔ ادب ۳ :۔ مسواک کا کن انگلی کی برابر موٹا ہو مستحب ہے۔ ادب ۴ :۔ چِت لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے اس سے تِلّی بڑھ جاتی ہے۔ ادب ۵ :۔ مسواک ابتداءً ایک بالشت کی برابر ہونی چاہیئے بعد میں اگر کم ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر ایک بالشت سے زیادہ

ہو تو شیطان اس پر سواری کرتا ہے۔ ادب ٦ :- مسواک کو چوسا نہ جائے اس سے وسوسہ اور اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔ البتہ حکیم ترمذی کہتے ہیں کہ جب پہلی مرتبہ مسواک کی جائے تو اس کو چوسنا چاہیے۔ اور صاف تھوک کو جس میں خون نہ ہو نگل لینا چاہیے۔ یہ موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔
ادب ۷ :- استعمال سے پہلے مسواک کو دھو لیا جائے تاکہ اس کا میل کچیل دُور ہو جائے اسی طرح مسواک کرنے کے بعد بھی ورنہ شیطان اس کو استعمال کرتا ہے۔ ادب ۸ :- مسواک کھڑی کر کے رکھنی چاہیے زمین پر نہ ڈالی جائے ورنہ جنون کا خطرہ ہے حضرت سعید بن جبیرؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مسواک کو زمین پر رکھنے کی وجہ سے مجنون ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے یہ خود اس کی غلطی ہے۔
ادب ۹ :- اگر مسواک خشک ہو تو اس کو پانی سے نرم کرنا مستحب ہے' طب نبوی میں ہے کہ بہترین مسواک وہ ہے جو گلاب کے پانی سے تر کر کے استعمال کی جائے صفحہ ۲۱۶۔
ادب ۱۰ :- مسواک کم از کم تین مرتبہ کرنا چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونا مناسب ہے جیسا کہ بحر سے ابھی نقل کیا گیا ہے لیکن

بنایہ میں علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ مسواک کرنے میں کسی عدد کی تعیین نہیں۔ بلکہ جب تک منہ کی بو اور زردی کے زوال کا اطمینان نہ ہو مسواک استعمال کرتا رہے۔ ادب ۱۱ :- وضو کے پانی میں مسواک داخل کرنا اگر اس پر میل کچیل ہو مکروہ ہے۔
ادب ۱۲ :- بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔
ادب ۱۳ :- مسواک دونوں طرف سے استعمال نہ کی جائے۔
ادب ۱۴ :- مسجد میں مسواک کرنا جائز ہے۔ لیکن بذل المجہود میں لکھا ہے کہ مسواک کا استعمال مسجد میں مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ منہ کی گندگی دور کی جاتی ہے اور گندگی کے ازالہ کے لئے مسجد محل نہیں ہے۔ ادب ۱۵ :- نامعلوم درختِ سے مسواک نہ بنائی جائے بعض مرتبہ لکڑی کے زہریلے ہونے کی بنا پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

(طب نبوی صفحہ ۲۱۵)

مسواک کے فوائد

علماء نے مسواک کے بہت سے فائدے شمار کئے ہیں۔
ابنِ حجرؒ نے مبہمات میں مسواک کے بیس فائدے ذکر کئے ہیں۔

صاحب نہر الفائقؒ نے تیس سے کچھ اوپر منافع بتائے ہیں جن میں سب سے ادنیٰ گندگی کا دور ہونا اور سب سے اعلیٰ موت کے وقت کلمہ یاد آنا ذکر کیا ہے علامہ حصکفیؒ نے در مختار میں لکھا ہے کہ مسواک موت کے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے اور موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

نہایۃ الامل میں ہے کہ مسواک میں بہتر فائدے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے اور اس کے برخلاف حشیشہ (بھنگ) کھانے میں ستر نقصان ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ یاد نہیں آتا۔ علامہ طحطاویؒ نے مراقی الفلاح کے حاشیہ میں مسواک کے فوائد نقل کرتے ہوئے لکھا ہے :-

> مسواک کے وہ فضائل جن کو ائمہ کرام نے حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عطاؒ سے نقل کیا یہ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کرلو۔ اس سے غافل نہ رہو۔ اس پر مداوت کرتے رہو۔ کیونکہ اس میں حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے' اور اس سے نماز کا ثواب ننانوے یا

چار سو گنا بڑھ جاتا ہے اور ہمیشہ مسواک کرنے سے کشادگی اور مالداری پیدا ہوتی ہے روزی آسان ہو جاتی ہے من پاکیزہ اور مسوڑھے مضبوط کر دیتی ہے۔ دردِ سر کو اور سر کی تمام رگوں کو سکون ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی۔ اور نہ ہی کوئی حرکت کرنے والی رگ ساکن ہوتی ہے۔ بلغم کو دور کرتی ہے۔ دانتوں کو مضبوط بناتی ہے بینائی کو صاف کرتی ہے معدہ کو درست اور بدن کو قوی بناتی ہے۔ انسان کی فصاحت و حافظہ و عقل کو بڑھاتی ہے۔ دل کو پاک کرتی ہے نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اور اس کے چہرے کے نور کی وجہ سے مصافحہ کرتے ہیں اور جب وہ مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں' اور انبیاء اور رسول اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں مسواک شیطان کو ناراض کر دیتی ہے

اور اس کو دھتکارتی ہے۔ ذہن کو صاف کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ بچوں کی پیدائش بڑھاتی ہے۔ پلصراط پر سے کوندنے والی بجلی کی طرح (بہت جلد) اتار دیتی ہے بڑھاپے کو موخر کرتی ہے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دلاتی ہے بدن کو اللہ کی اطاعت کے لئے قوت دیتی ہے حرارت کو بدن سے دور کرتی ہے۔ پیٹھ کو مضبوط بناتی ہے۔ کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے حالتِ نزع کو بہت جلد ختم کرتی ہے۔ دانتولاکو سفید منہ کو خوشبودار حلق اور زبان کو صاف سمجھ کو تیز کرتی ہے رطوبت کے لئے قاطع ہے نظر کو تیز اور حاجتوں کے پورا ہونے میں مدد کرتی ہے قبر کو کشادہ بناتی ہے اور مردہ کے لئے غمخوار ہو جاتی ہے اور مسواک نہ کرنے والے کا ثاوب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں فرشتے اس کے بارے میں ہر دن کہتے ہیں کہ یہ (شخص) انبیاء کا اقتداء کرنے والا ہے ان کے

نشامِ قدم پر چلتا ہے ان کی سیرت کا متلاشی ہے۔ اس کی طرف سے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ مسواک کرنے والا شخص دنیا میں (گناہوں سے) پاک صاف ہو کر جاتا ہے اور موت کا فرشتہ روح نکالنے کے لئے اس کے پاس اس صورت میں آتا ہے جس صورت میں اولیاء کے پاس آتا ہے بعض عبارات میں ہے کہ جس صورت میں انبیاء کے پاس آتا ہے اسی صورت میں آتا ہے۔ مسواک کرنے والا دنیا سے اس وقت تک نہیں جاتا جب تک کہ وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی حوض سے پانی نہ پی لے اور وہ رحیقِ مختوم ہے۔ (اور ان سب فوائد سے) بڑھ کر یہ ہے کہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے اور منہ کی صفائی ہے۔ علامہ زبیدیؒ نے بھی شرح احیاء میں مسواک کے فوائد کو نقل کیا ہے اور بعض علماء کی نظم بھی نقل کی ہے۔ اکثر فوائد وہی ہیں جو ہم نے طحطاوی سے نقل کئے ہیں البتہ ایک فائدہ نیا ذکر

کیا ہے کہ مسواک کرنے سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

چند مسئلے

مسئلہ (۱) حنفیہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں زوال سے پہلے اور زوال کے بعد مسواک کا استعمال درست ہے خواہ مسواک خشک ہو یا تر۔ مسئلہ (۲) مسواک سے مارنا درست ہے' (زواجر) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اپنی باندی کے ابر یمیں (جبکہ) اس نے تعمیل ارشاد میں تاخیر کی اور کھیل میں لگ گئی تھی فرمایا تھا کہ اگر قیامت کے دن بدلہ کا خوف نہ ہوتا تو تجھے اس مسواک کے ذریعہ ضرور تکلیف پہنچاتا۔ اس سے بھی اس کا جواز مفہوم ہوتا ہے۔ مسئلہ (۳) کسی کی مسواک بلا اجازت استعمال کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ (۴) احرام کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے (کتاب الثار) مسئلہ (۵) جس شخص کو مسواک کرنے سے قے آنے کا خوف ہو تو وہ مسواک ترک کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ (۶) نابالغ بچوں کو بھی اس کا استعمال کرانا چاہئے تاکہ ان کو بھی عادت ہو (نودی) مسئلہ (۷) غسل میں بھی مسواک کرنا مسنون ہے۔ مسئلہ (۸) دانتوں کو لوہے یا

ریتی سے صاف کرنا مکروہ ہے اس سے دانت کمزور ہو کر جلد ٹوٹ جاتے ہیں۔ (شرح مہذب صفحہ ۲۸۱) مسئلہ (۹) حرم شریف کے پیلو سے مسواک بنانا جائز نہیں۔

(شامی)

طالبِ دُعا

اطہر حسین غفرلہ' مظاہری

۲۷/ صفر المظفر ۱۳۷۸ھ



Perfect & Quality Books

Tahseen Publishers

6, AL-FAZAL MARKET, URDU BAZAR,
LAHORE. TEL : 7227990